مَن یُرِدِ اللہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّہْہُ فِی الدِّین ط

اسلامی عقائد سنیوں کے سچے معتقدات و اعمال حفظ مسلمانان
و مطالعہ اہل ایمان مستحبہ

حصہ اول

بہار شریعت

مصنفہ

جناب مولانا مولوی حکیم ابو العلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی
سنی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم

شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران و ناشران کتب کشمیری بازار لاہور

کفر کی مغفرت نہ ہوگی باقی سب گناہ اللہ عزّ و جلّ کی مشیّت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔
عقیدہ مُرتکب کبیرہ مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا خواہ اللہ عزّ و جلّ اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرمادے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت کے بعد یا اپنے کیے کی کچھ سزا پاکر اس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا **مسئلہ** جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دُعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مُردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے **عقیدہ** مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذاللہ کفر پر ہوا تا وقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کُفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے خاتمہ پر روز قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بُت پرست مرگیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کُفر پر مرا مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وُہی معاملات اُس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں۔ مثلاً میل جول، شادی بیاہ نماز جنازہ کفن دفن جب اُس نے کُفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اُسے کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علم الٰہی پر چھوڑیں جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اس سے کوئی قول و فعل خلاف ایمان نہ ہو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی مانیں اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اُسے کافر کہو گے اُتنی دیر اللہ اللہ کرو یہ ثواب کی بات ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پُوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو نہ یہ کہ اپنی صلح کل سے اس کے کُفر پر پردہ ڈالو **تنبیہ ضروری** حدیث میں ہے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً یہ اُمت تہتّر فرقے ہو جائیگی ایک

فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی صحابہ نے عرض کی مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وہ ناجی فرقہ کون ہے یارسول اللہ فرمایا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سُنّت کے پَیرو دُوسری روایت میں ہے فرمایا ھُمُ الْجَمَاعَۃُ وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اُس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہلِ سُنّت وجماعت ہوا ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہوکر ختم ہوگئے، بعض ہندوستان میں نہیں ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت کہ نہ وہ ہیں نہ اُن کا فتنہ پھر اُن کے تذکرہ سے کیا مطلب جو اس ہندوستان میں ہیں مختصراً اُن کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی اُن کے فریب میں نہ آئیں کہ حدیث میں ارشاد فرمایا اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔ اپنے کو ان سے دُور رکھو اور اُنھیں اپنے سے دُور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں (۱) **قادیانی** کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں اس شخص نے اپنی نبوّت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السّلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ الصّلاۃ والسّلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کررہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں کے چند بطورِ نمونہ ذکر کیے جائیں خود مدعیِ نبوّت بننا کافر ہونے اور ابد الآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النّبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین نہ ماننا ہے مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کی تکذیب وتوہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے۔ کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے۔ اگرچہ باقی انبیا وديگر ضروریات کا قائل بنتا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے چنانچہ آیہ کَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِیْنَ وغیرہا اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بنایا ایسے